بشارت دی کہ اک بیٹا ہو تیرا — جو ہوگا اکتدن محبوب میرا
کروں گا دور تم سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ ایک عالم پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائٹر علی محمد اسسٹنٹ ایڈیٹر

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۹ء عیسوی | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

۲۔ بارش کئی دن متواتر ہوتی رہی سیلاب سے قادیان جزیرہ نما بن رہی ہے۔

۳۔ دونوں سکولوں میں ۸ اگست سے موسمی تعطیلیں ہونے والی ہیں دو ماہ کے لیے۔

۴۔ بذریعہ تار معلوم ہوا کہ پروفیسر عبدالرحیم صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے سیال ۱۹ جولائی جہاز پر سوار ہو گئے خدا خیریت سے لنڈن پہنچائے۔ عدن پہنچنے کا بھی تار آگیا۔

۵۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مالابار میں بیمار ہو گئے۔ اب طبی مشورہ کے لیے مدراس آئے ہیں۔ شیخ محمود احمد ان کے رفیق بخیریت ہیں۔

کاہنوال میں مباحثہ

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب کو خدائے جزائے خیر دے آپ نے آتے ہی حسب معمول تبلیغی کام شروع کر دیا ہے۔ قصبہ کاہنوال میں آپ کا لیکچر ہوا۔ آپ نے سناتن دھرمیوں کو کرشن کے دوبارہ آنے کا مژدہ سنایا۔ پنڈت نندلال جی ساہوکار نے شور و ہنگامہ مقرر کیا۔ اگر گیتا میں انھیں کرشن کے آنے کا حوالہ دکھایا جائے۔ اس حوالہ کے دکھانے کے لیے دوسرے ہفتہ ماسٹر صاحب بمعیت فلاسفر صاحب گئے اور آپ نے بہت سے حوالے انھیں سنائے۔ جن میں نہ کلنک اوتار کی نشانیاں دوبارہ زمانہ ظہور صاحبھارت سے دکھائیں پھر بھاگوت گیتا سے کرشن کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی دکھائی بلکہ ایک کتاب سے نام تک دکھایا۔ پنڈت جی ایسے کھسکے کہ سامنے نہ آتے تھے۔

جب ہمارے دوست ٹٹم پر سوار ہو کے تو پھر پیغام آیا۔ کہ کرشن اوتار کے ظہور کا مقام و تاریخ دسن دکھاؤ۔

اس پر انھیں سنت اللہ بتائی گئی کہ اوتاروں کے متعلق اس قسم کی تشریح نہیں ہوا کرتی۔ اور ظہور کی نشانیاں بھی سنائی گئیں فلاسفر صاحب کی تقریر بھی بہت دلچسپ تھی۔ انھوں نے اپنے منطق سے سب معترضوں کو خاموش کرا دیا خدا تعالیٰ ماسٹر جی کے مساعی جمیلہ میں برکت دے۔

معذرت

کاتب فارق کی ناگہانی علالت کی وجہ سے یہ پرچہ دو روز لیٹ ہو کر شائع ہوتا ہے۔ احباب معاف فرمادیں اور کاتب کی صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ (مینجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ر جولائی سنہ ۱۹ء

احمدیہ یتیم خانہ

خدا کے فضل وکرم سے احمدیہ یتیم خانہ ۱۸ر ماہ وال سے قائم ہو گیا ہے۔ احمدی یتامیٰ اُس کرایہ کے مکان میں جو یتیم خانہ کے لیے لیا گیا ہے۔ داخل ہو گئے ہیں۔ ناظر صاحب بیت المال اور خادم یتامیٰ کی امداد اور ضروری اخراجات ابتدائی ہیں شرح صدر سے حصہ

لتجزی اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ

بامید ناظر صاحب بیت المال مدظلہ خاکسار نے ایکہزار روپیہ ابتدائی مصارف کیواسطے قوم سے مانگا تھا جس میں سے نصف بفضلہ تعالیٰ آگیا ہے اور نصف باقی ہے۔ امداد کنندگان کے اسمائے گرامی گذشتہ اشاعتوں میں درج ہو چکے ہیں اور بعد کی رقوم کا شکریہ اس پرچہ میں اسوار اد کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ احباب ذیل کو دین ودنیا میں بامراد کامیاب فرماوے۔ آمین۔

ایم عبدالقادر صاحب بابو سراج الدین صاحب ایلچ پور
ڈ۔ ہ۔ حضرت تاج الدین صاحب محمد عیسیٰ صاحب
پیدر کھونہی صاحب میاں کرم الٰہی صاحب ریٹی راولپنڈی
خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب کانپور محمد حافظ
نور احمد صاحب اکولہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب گوجر
وال ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر بابو محمد
امین صاحب پوسٹ عزیز احمد صاحب جھانگ پور
محمد منظور احمد صاحب سلانوالی امام بخش صاحب
حضرو آباد محمد عبداللہ صاحب نوشہرہ

خاص شکریہ

جماعت ہوشیار پور صاحب محمد ابراہیم صاحب للعہ بہتی
طفیل احمد صاحب چندوی للعہ بابو مظفر احمد صاحب کوہاٹ

عہ	سیزان حال	۱۴ر للعہ
	وصولی سابقہ	۱۴ر ۱۰ر
	کل وصول	۱۵ر ۱۰ر

کمرہ شیخ فضل کریم صاحب۔ مہتمم خزانہ عامرہ سرکار عالی حیدر آباد دکن بتقریب رخصت مع اہل وعیال دارالامان میں تشریف لائے ہیں۔ چونکہ نیازمند ایڈیٹر فاروق کے وہ قدیمی کرم فرما اور مخلص دوست ہیں۔ ایڈیٹر مجھے ملنے آئے میں آپ کو یتیم خانہ میں لے گیا۔ جسکو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ میں بھی یتامیٰ کے لیے کچھ دونگا۔ مجھے ان بچوں کے لیے عید اضحی کے کپڑوں کا فکر تھا۔ پائجامہ بنوائے تھے کرتے نہیں بنے تھے۔ کرتوں کی درخواست میں نے کی تو شیخصاحب نے نہایت شرح صدر سے اُسی وقت نیازمند کو ساتھ لے جاکر بازار سے تین ۳ تھان حسب پسند خادم کو عید کے کرتوں کے واسطے دلوا دیئے اللہ تعالیٰ شیخصاحب کو اسکا اجر عظیم عطا فرماوے اور انکو اس سے زیادہ دینی اور دنیاوی اہلی وعیالی ترقی وفراوانی عطا فرماوے۔ آمین

اب صرف ان بچوں کے سردں کے ڈھکنے کا فکر ہے۔ کوئی صاحب ادا ایسی سبقت کرکے ۳۰ پگڑیاں یا ۳۰ ٹوپیاں ایک نمونہ کی خرید کر عطا فرماوے تو خدا اُسکو بڑا ثواب دے گا۔ یتیموں کا سر ڈھکنا ضرور موجب رضائے الٰہی ہے کون ہے جو اس صدا پر لبیک کہے اور خدا سے اجر لے؟

مستقل امداد

یتیم خانہ مستقل طور سے قائم ہوا ہے بیرونی یتامیٰ احمدی احباب بھیجنے لگے ہیں۔ لیکن مستقل اخراجات یتامیٰ کے واسطے کوئی سبیل نہیں ہوئی۔ میں عرض کیا تھا کہ کچھصد روپیہ ماہوار مستقل اخراجات یتامیٰ کے واسطے مطلوب ہیں جسکو بیس ۲۰ مخلص خدا ترس احباب پانچ پانچ روپیہ ماہوار کی صورت میں پورا کر سکتے ہیں۔ اس گذارش پر سب سے اول کرمی اخویم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی نے پانچ روپیہ ماہوار مستقل امداد عطا فرما کر سبقت کی ہے۔ خدا انکو جزاء دے اور دیگر احباب کے دلوں میں انکی تحریک پیدا کرکے توفیق امداد بخشے آمین ۱۹ دوست جلد ایسی امداد والے آگے بڑھکر ثواب حاصل کریں فرداً فرداً نہ ہو تو چند ملکر پانچ روپیہ عطا فرما دیا کریں یا بڑی بڑی انجمنیں جیسے فیروز پور لاہور۔ پشاور۔ مردان۔ حیدر آباد۔ شملہ۔ کلکتہ وغیرہ ہیں وہ ایکسو ماہوار مستقل امداد یتامیٰ کا بوجھ اُٹھالیں جو بہت درنی نہیں ہے۔ ابھی تو مارچ ۱۱ء یتیم خانہ کا کرایہ آپنے دینا ہے اور نصف رقم پانچسو کی ابھی اپیل میں سے باقی ہے۔ یہ ادا کرلو۔ تو نیا حساب شروع ہوگا اور یتامیٰ کی دیگر ضرورتوں کے لیے دست سوال دراز کروں گا۔ والسلام

خاکسار
قاسم علی سپرنٹنڈنٹ احمدیہ یتیم خانہ قادیان

بلعم ثانی

ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کی ان پیشگوئیوں کی حقیقت کھول کر ڈاکٹر مرتد کی پوری پردہ دری کرکے اُسکا بلعم ثانی ہونا ثابت کر دیا ہے اور ساتھ ہی سہارن پوری مولویوں کی بیہودگیوں کا جواب دیدیا ہے قیمت ۱ر

حقیقت

مونگھیر علاقہ بہار کے شر انگیز اور فتنہ پرداز مفتی عبداللطیف مونگھیری کے رسالہ چشمہ ہدایت کا جواب انجمن ترقی اسلام قادیان کی طرف سے چھاپکر شائع کیا گیا ہے قیمت ۱ر

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے

ہر ایک رسالہ کا جواب اسکے ہر ایک اعتراض کی بنیاد اُکھاڑنے والے رسالے دفتر فاروق قادیان سے طلب کریں۔

ازالۃ الشکوک

آریوں کے بیس اعتراضوں کا جواب جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۲ر + اسکے علاوہ جملہ کتب

فاروق بکڈپو قادیان سے طلب فرماویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے سوالات مندرجہ تشحیذ الاذہان پر

ایک آریہ کی جرح اور اسکا جواب

آریہ سماجی دوست ہمیشہ ویدبھگوان کو سورج دیوتا سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور جہاں کہیں وید کی ازلیت وقدامت کی بحث شروع ہو جائے وہاں اس مثال کو پیش کرتے ہوئے یہ گوہر افشانی فرمایا کرتے ہیں کہ جسطرح پرماتما (خدا) نے جاندداروں کی جسمانی ضروریات کے لیے شروع دنیا میں مکمل سورج بنایا۔ اسی طرح روحانی امور کے لیے بھی ایشور جی مہاراج نے ویدکو جو روحانیات کا سورج ہے رشیوں کے ذریعہ دنیا میں روشن کر کے قائم کیا ہوا ہے۔ اور جس طرح کوئی چاہے کہ مادی سورج پر دھول اڑا کر اسکو مخفی کر دیا جائے مگر ناکام رہتا ہے اسی طرح روحانی سورج یعنی وید بھی بوجہ اپنے اندر مضبوط دلائل اصولات وعقائد رکھنے کے کسی کے چھپائے نہ چھپ سکتا ہے۔ اور نہ کسی قسم کا ضعف اس میں آنا ممکن ہے کیونکہ دنیا میں کوئی بھی ایسا فرد بشر نہیں کہ وید کی کسی معمولی سے معمولی تعلیم کو بھی غلط ثابت کر سکے "

یہ وہ خیالات ہیں جو آریہ اپنے زعم باطلہ میں وید کے متعلق رکھے ہوئے نظر آئینگے اور یہ وہی توہمات ہیں۔ جنکو صحیح سمجھتے ہوئے مسافر آگرہ کے ایک معزز نامہ نگار ہمارے ایک مضمون کے متعلق جو تشحیذ الاذہان جلد ۱۱ میں "دیانندی تفسیر پر سرسری نظر" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوا تھا۔ "سورج پر دھول اڑانا" کی سرخی کے تحت میں بڑے زور شور اور طمطراق سے قلم اٹھاتے ہوئے قبل اس کے جو ہمارے ناقابل تردید اعتراضات کا جواب دینا شروع کریں پہلے اس مثال سے مضمون آراستہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ویدک دھرم کے عقیدوں کی اسکے گرنتھوں (کتب) سے وقفیت حاصل کرنے کے لیے از حد ضرورت ہے کہ وہ سنسکرت ساہتہ (لٹریچر) میں پوری یوگیتا رکھتا ہو۔ بمقابلہ اسکے اُنپر جد وجہد کرنے کے لیے اور بھی کمال لیاقت کی آوشیکتا (ضرورت) اگرچہ انکو سہولیت سے جاننے کے لیے ہندی۔ اردو ترجمات موجود ہیں۔ تاہم اُنپر جد وجہد کرنے کے لیے کچھ سنسکرت اور پورن (مکمل) ہندی ساہتہ سے واقف ہونا لازمی ہے ورنہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ ایسا معترض جو مذکورہ بالا بصیرت سے معذور ہے۔ مثل نابینا نہ معلوم کم فہمی کے کس گہرے غار میں واہی تباہی خیالاتوں میں بہا پھرے۔ چنانچہ اس کا عملی ثبوت یہ مل رہا ہے کہ حال ہی میں منشی فضل حسین صاحب احمدی نے کچھ اعتراضات کر ہی ڈالے جس سے سورج پر دھول اڑانے کی مثل بالکل صادق آتی ہے" وغیرہ۔

آریہ سماجی دوستوں کا یہ ہمیشہ سے وطیرہ چلا آیا ہے کہ وہ مذہبی مباحثات سے الگ ہو کر ذاتیات پر آجاتے ہیں جیسا کہ محولہ بالا عبارت سے ظاہر ہے بجائے اسکے ہمارے اعتراضات کا جواب دیتے اُلٹا ہمیں بے وقوف اور مثل نابینا کم فہم واہی تباہی خیالات میں مبتلا۔ آریہ سماجی لٹریچر سے محض ناواقف ہندی سنسکرت سے محض نابلد بنانا و بتلانا شروع کر دیا۔

مہاشہ صاحب! ہمارا یہ نصب العین نہیں کہ مخالف کی ذاتی کمزوریوں اور دیگر غلطیوں پر نوٹس لیکر اپنے مذاق کو خراب کریں۔ اسلیے ایسے امور سے درگذر کرتے ہوئے آپکو بھی برادرانہ نصیحت کرتے ہیں کہ مذہبی مباحثات میں ذاتیات سے کوئی کلام نہ رکھا کریں یہ بہت ہی خطرناک راہ ہے اور اگر آپکا لکھنا اس مقصد سے ہو کہ ہمارے لکھنے سے پبلک مخالف کے اعتراضات غلط سمجھ لیگی تو یہ سخت نادانی اور بھول ہے۔ ہمارے اعتراض اسیوقت باطل تصور ہوں گے جبکہ آپ دلائل سے اُن کا غلط ہونا ثابت کر دکھائیں۔ مگر آپ سے کیا سرآمد علماء آریہ سماج سے بھی ہونا ناممکن اور یہ پہلا موقع نہیں بلکہ اس سے قبل کئی علمائے سماج ہمارے ان اعتراضات سے چکرا چکے ہیں۔ ہم دور کی مثال پیش نہیں کرتے آپ کے ہی ودیالہ کے بانیوں یا کارگذاروں میں سے عالیجناب پنڈت تارادت صاحب بی۔ اے آگرہ بمقام راہوں ہمارے دلائل کا موازنہ کر چکے ہیں اُن سے دریافت کر لیں اگر اور مثالوں کی ضرورت ہوگی تو پھر بتلائینگے۔ پس اب ہم اصل مطلب کی طرف توجہ کرتے ہوئے۔ پہلے اپنے اعتراض کو ساتھ ہی مہاشہ صاحب کے جواب کو لکھکر اُسکا جواب الجواب لکھتے ہیں۔ وھوھذا!

پہلا سوال سوامی دیانند نے اپنی تفسیر بحر وید صفحہ ۱۰۴ ہندی جلد دوم کے بھا ارتھ میں تحریر فرمایا ہے کہ "لوگ ایشور اور دیوتاؤں کی اُپاسنا کریں" اسپر یہ اعتراض تھا کہ اس عبارت کی رو سے ویدوں میں غیر اللہ کی عبادت کا جواز ہے جو توحید کے سراسر منافی اور خلاف ہے اور علاوہ بحر وید کی عبارت کے رگوید کا ایک منتر بھی پیش کیا تھا مگر مہاشہ جی رگوید کے منتر کو صاف ہی صاف کھا گئے۔

جواباً فرماتے ہیں کہ "اُپاسنا کے معنی عبادت کے نہیں بلکہ حکم بجالانے کے ہیں"

بہت خوب۔ یہاں تو اپنے سوامی کے بھی خلاف قلم چلانے میں دریغ نہیں کیا کیوں کہ ستیارتھ بھولکا وغیرہ کتب میں سوامی نے بہت جگہ اُپاسنا کے معنی عبادت کے کئے ہیں۔ ثبوت کے لیے ملاحظہ ہو ستیارتھ اردو صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۰۵ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں مترجم نے ایاسنا بمعنی عبادت ہی کیے ہیں
اور اگر بغرض محال آپ کا یہ فرمانا مان بھی لیا
جائے کہ ایاسنا بمعنی حکم بجالانا یا نزدیکی وغیرہ ہے
تو کم از کم یہ معنی ہمارے پیش کردہ منتروں پر
چسپاں نہیں ہوتے کیونکہ وہاں صرف راجا
کا ذکر نہیں بلکہ ساتھ ہی ایشور کا ہے۔ اسکے سوائے
عبارت کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے اگر ہو سکیں
تو کر کے دکھلائیے

دوسرا سوال :۔ بحر وید بھاش جلد دوم صفحہ ۱۱۵۵
میں سوامی دیدمنتر کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ وہ (سدا اور سدھا)
ہمیشہ بڑھنے والا آنچریہ روپ (بصورت حیرت انگیز)
صفت فعل عادات سے متصف پرمیشور "

اسپر یہ سوال کیا گیا کہ کیا ویدک ایشور ابھی نامکمل
ہے جو ہمیشہ بڑھتا ہی رہتا ہے کیونکہ جو چیز ہمیشہ بڑھے
گی وہ بڑھنے سے قبل ضرور کم ہوگی۔ اور ہمیشہ بڑھنا
ہمیشہ کی کمی ثابت کرتا ہے تو جب ویدک ایشور نامکمل
ہے تو اسکا علم بھی غیر مکمل ہوا پس جب اسکا گیان یعنی
علم ناقص ہے تو ویدبھی الہامی نہ رہی۔ کیونکہ سماج
الہامی کتاب کے لئے اسکا مکمل ہونا ضروری شرط
ٹھہراتی ہے۔ پس جب وید بوجہ اسکے کہ اسکا الہام
کرنے والا ناقص العلم اور غیر مکمل وجود ہے تو اسکا
الہام یا تصنیف کیسے مکمل ہوگی۔ ضروری ہے کہ
وہ بھی "بقول سماج" بوجہ مکمل نہ ہونے کے غیر
الہامی ہو۔ اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہاں پرمیشور
کے بڑھنے سے۔ انسانوں کے نزدیک بڑھنا ہے
نہ کہ حقیقتاً ایسا۔ وہ کل ذات ہے اسلیے ویدبھی
مکمل ہیں وغیرہ"

ہم حق رکھتے ہیں کہ مہاشہ جی صاحب سے سوال
کرنے کا کہ وہ بتلائیں اس وید منتر میں کہاں اور کس
جگہ یہ لکھا ہے کہ پرماتما لوگوں کے نزدیک صرف
بڑھتا ہی حقیقت میں یہ غلط ہے۔

پرمیشور خود تو اپنے کلام میں فرمائے کہ میں ہمیشہ
بڑھتا ہوں اور مہاشہ جی ہیں کہ اس ایشوری فرمان کے
صریح خلاف کلام کرتے ہیں۔

جبتک مہاشہ صاحب اپنی غلط تاویلات
کا ویدوں سے ثبوت نہ دیں انپر سخت اعتراض سے
کبھی بھی عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس عبارت
سے ویدک ایشور کی خدائی میں سخت خطرہ ہے۔
جیسا کہ ہم تشحیذ میں بتلا چکے ہیں کہ جو چیز بڑھنے
والی ہوگی ضروری ہے کہ وہ کسی بالاتر ہستی کی محتاج
ہو کیونکہ کوئی چیز خود بخود نہیں بڑھ سکتی۔ پس جب
ویدک ایشور ہر دم ہر لحظہ ترقی کر رہا ہے تو ضرور
اسکی علت کوئی اور ہے پھر وہی کیوں نہ خدا ہو۔

مہاشہ جی اسکو صاف کیجیے اور اگر اسپر تسکین نہ ہو
تو اس بھی بڑھ چڑھ کر حقائق و معارف سے الا مال
ایک اور وید منتر پیش کیے دیتے ہیں ملاحظہ ہو تفسیر
بحر وید ہندی جلد دوم صفحہ ۱۱۸۹

صرف اردو ترجمہ۔

ہے بہت ہی قابل عبادت سب طرف سے روشن
جگدیشور و ودوں!
آپ ترقی کو حاصل کیجیے
اور دوسروں کی ترقی بڑھائیے۔ آپ خود مضبوط
ہو جیے اور دوسروں کو مضبوط کیجیے" رگ بحر وید
ادھیائے ۳۸ منتر ۲۱

ویدک ایشور کے متعلق یہاں یہ پتہ
چلا کہ وہ ابھی خود ترقی کا محتاج ہے اور علاوہ اس کے
پوری طاقت بھی نہیں رکھتا کیونکہ صاف مرقوم ہے
کہ اے ایشور تم خود ترقی کرو اور ہمیں بھی ترقی دو
خود مضبوط ہو کر ہمیں بھی مضبوط کرو وغیرہ

مہاشہ صاحب بتلائیے یہ بھی انسانوں کے
نزدیک ہے حقیقت میں غلط کہا گیا ہے۔ افسوس
انسان تعصب میں گرفتار ہو کر کس طرح حق
سے منہ پھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امید ہے
کہ مہاشہ جی اس وید منتر کو بھی صاف کرینگے اور اگر خود طاقت
نہ رکھیں تو دیگر پنڈتوں سے مشورہ کر کے جواب
دیں۔ کیونکہ کسی کے اعتراض کو نقل کر دینے سے
اسکا جواب نہیں ہو جاتا تاوقتیکہ کچھ حقیقت اور مغز
اس میں نہ پایا جائے۔

تیسرا سوال (صرف اردو ترجمہ)

"ای انسانوں جو لوگ پرمیشور کے مقرر کردہ دھرم پر
چلتے ہیں اور ادھرم (بے دینی) کا طریقہ ترک کرنا چاہتے
(ہیں) اس حد سے باہر نہ ہوں بلے انصافی سے
دوسرے کی اشیاء کو نہیں لیتے وہ تندرست ہو کر سو
برس تک زندہ رہ سکتے ہیں اور خدا کے حکم کے (جو)
مخالف ہیں (زندہ رہتے) ۔ جو مکمل برہمچریہ سے
علم پڑھکر دھرم کا چلن کرتے ہیں انکو موت درمیان
(سو برس) نہیں دباتی" تفسیر بحر وید صفحہ ۱۴۹

اسپر یہ اعتراض تھا کہ سوامی جی عالم دیندار اور متقی اور
پکا برہمچاری ہمیں کو بتلاتے ہیں جو ایک صدی زندہ رہے
کیونکہ جو بے دین بے علم اور کچا اور نام نہاد برہمچاری
ہوگا وہ سو سال تک ہرگز زندہ نہیں رہتا۔ سو آریہ
تہلائیں جب سوامی جی پورے سو سال زندہ نہیں
رہے جو پورے متقی کی نشانی ہے تو لیکھرام کا عقیدہ
کیسے صحیح سمجھا جائے کہ وہ متقی پاگئے اسپر یہ
گلفشانی فرماتے ہیں کہ "اعلیٰ گیان والا سو سال کے
اندر بھی مکتی کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اسلیے پنڈت لیکھرام
کا قول کہ سشری سوامی جی مکت ہو گئے درست و
راست ہے" چہ خوش :۔

مہاشہ صاحب! وید کے برہمچاری اور متقی ہونے
کا یہ معیار ٹھہراتے ہیں کہ ایسا شخص جو ان صفات سے
متصف ہوگا موت ایکصدی کے اندر اسکو نہیں
آئے گی۔ پس جب بانی آریہ سماج سو برس
زندہ نہیں رہے۔ تو ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ
وہ اس معیار پر کیونکر پورے اتر سکتے ہیں۔ اور
پنڈت لیکھرام کا قول بھی باطل ٹھہرا۔

چوتھا سوال :۔ جس تہک سے ہم مخالفت کریں
اور جسقدر تہک ہم سے مخالفت کرے اسکو ہلوگ ان بھیڑیئے
وغیرہ کے رد میں ڈالدیں" بحر وید صفحہ ۱۴۹

اسپر ہمارا یہ اعتراض تھا کہ بانی آریہ سماج اپنی کتاب
ستیارتھ صفحہ ۵۷۸ میں ایسی تعلیم دینے والی کتاب کو
متعلق خود ہی یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ "یہ بات نہ خدا
کی نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدائی کتاب ہو سکتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو صرف خود غرض لاعلم آدمی کی ہے"

تو بتلاؤ :- وید جبکہ ایسی جابرانہ تعلیم دے رہی ہے تو بقول سوامی صاحب الہامی چھوڑ ایک عالم کی تصنیف بھی نہ ٹھہرے -

اس اعتراض کے جواب دینے سے گھبراتے ہوئے الزامی جواب پر آگئے اور ہمارے اعتراض کو صفات مضمر کر گئے اور کہدیا کہ قرآن کافروں کے قتل کا حکم دیتا ہے - حالانکہ قرآن شریف کے اس حکم کی ہمارے بھولے دوست کو اصل حقیقت معلوم ہوتی تو کبھی بھی ایسا نہ لکھتے - قرآن اُنہی کافروں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے جو مسلمانوں سے لڑیں - اگر وہ باز آجائیں تو مسلمان بھی احتراز کریں (آیات قرآنی)

مہاشہ جی :- ہمارے اعتراضات کو صاف کیجیے - خدارا باتیں بنانے میں وقت ضائع نہ کیجیے -

پانچواں سوال :- بھی چوتھے سوال کی طرز کا ہے جسکا جواب بھی مہاشہ جی دینے سے اُسی طرح گھبرائے جسطرح چوتھے سے -

چھٹا سوال (صرف اردو ترجمہ)

"ہے سپہ سالار جیسے سب طرف سے ساکن سورج غیر ساکن شادے قسم کی کرنوں کیلئے کے حصّوں کو حاصل ہوکے ہوا وغیرہ کو پاتا ہے اُن بادلوں کے لطیف حصہ پانیوں کو ہلاک کرتا ہے - ویسے تو بہت سے دبے دینوں (وید کے مخالفوں) کو ہلاک کر"

تفسیر رگوید جلد دوم صفحہ ۱۴۲۲ منڈل ۱ سکت ۵۲ منتر ۱۳

اس وید منتر کی جہل اور بے ربط عبارت کے ذیل میں ہمنے جو لکھا - اُسکو اُٹھا کر ہی مہاشہ صاحب کے جواب اور جواب الجواب کو لکھتے ہیں -

ہمارا اعتراض - اس وید منتر میں دو باتیں معلوم ہوتی ہیں جنپر ریویو کی ضرورت ہوسکتی ہے اول سورج ساکن ہے دوم دھرم کے مخالفوں کو ہلاک کرنے کا حکم موخر الذکر کے متعلق تو پہلے بھی سوامی جی کے قلم سے ریویو ہوچکے ہیں - اب اتنی ضرورت نہیں مگر خیر کچھ اور بھی ہوجائے تو حرج نہیں یہ ریویو بھی سوامی جی کے قلم سے نکلا ہوا ہے

"آپس میں لہو نہ بہانا - اور اپنے ہم مذہب کو گھر سے نہ نکالنا اور دوسرے مذہب والوں کا خون بہانا اور گھر سے انکو نکالنا بھلا کونسی اچھی بات ہے یہ تو بے علمی اور طرفداری سے بھری ہوئی مضحکہ بات ہے - ستیارتھ صفحہ ۵۱۰ سملاس ۱۴

اب اول الذکر کہ "سورج ساکن ہے" کے متعلق فلسفیانہ یا سائنٹفک موشگافیاں بیان کرنیسے بوجہ عدم گنجائش معذور ہیں صرف سوامی جی کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں -

سوال - کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی دوسرے کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا - اس میں سچ کیا مانا جائے -

جواب سوامی :- یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں"

پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۳ پر فرماتے ہیں کہ

"جو سورج کو ساکن بتلاتے ہیں وے بھی علم ستیارات کے جاننے والے نہیں"

وید بھگوان تو فرماتا ہے کہ سورج ساکن ہے اور سوامی جی اسکی تکذیب میں لگے ہوئے ہیں - اور فرماتے ہیں کہ ایسا کہنے والے جھوٹے ہیں - اور علم ستیارات سے ناواقف"

مہاشہ صاحب کا جواب "اسمیں مولوی صاحب نے نہایت ناجائز وحیلہ اختیار کیا ہے کہ جہاں سوامی یہ جواب دیتے ہیں کہ دونوں جھوٹے نہیں - وہاں مولوی صاحب یہ لکھتے ہیں کہ دونوں جھوٹے ہیں - ناظرین خود ستیارتھ پرکاش دیکھ کر مولوی صاحب کی نیت کا اندازہ کریں - سوامی سورج کو متحرک مانتے ہیں - اور وید بھی کہتا ہے وچارئیے"

ہمارا جواب الجواب :- مہاشہ جی ہمارے اعتراض ۱۲ کا ایک حصہ بالکل ہی غذر بود کر گئے حالانکہ اس میں صریح طور سے بیدینوں کے ہلاک کرنے کا حکم ہے - اور خود آنجناب جواب ۱۴ دے

ہیں لکھ چکے ہیں کہ قرآن شریف دھرم کے مخالفوں کی ہلاکت کا حکم دیتا ہے - وید نہیں اب وید میں دھرم کے مخالف بے دینوں کی ہلاکت کا حکم دیکھکر بالکل ہی چپ رہ گئے -

مہاشہ جی اس اعتراض کو اُٹھائیے اور حل کیجیے - اب رہا اعتراض کا دوسرا حصہ اسمیں اُنھوں نے لکھدیا کہ مولوی صاحب کی نیت کا اندازہ ناظرین کریں کیونکر "نہیں" کی بجائے "ہیں" لکھا اگر ایسا نہ کرتے تو اعتراض کا ہے کا اور کس پر - ھم **مہاشہ جی کو چیلنج** کرتے ہیں کہ وہ ستیارتھ اردو ایڈیشن ۴ اور ہندی ایڈیشن ۱۳۷ سے "ہیں" کی بجائے "نہیں" دکھلادیں تو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام لیویں - نہیں تو دن دھاڑے دوسروں کی نیت پر حملہ کرنے سے حیا کریں -

ساتواں سوال - ساتواں سوال وید کے جس منتر کی عبارت پر کیا گیا تھا وہ پرلے درجے کی فحش اور حیا سوز تھی اسلیے تشحیذ کے فاضل ایڈیٹر نے اُسکا اپنے رسالہ میں شائع کرنا مناسب نہ سمجھا صرف حوالہ یجر وید ۱۹/۷۶ لکھدیا - اس حوالہ والی عبارت کو شائد مہاشہ جی نے پڑھا ہو - اسلیئے جواب دہی زبان سے شرمسار ہوکر فرماتے ہیں - جسم میں منی کیسے پیدا ہوتی ہے اس سوال کو وید نے حل کیا ہے وغیرہ - مہاشہ جی - اگر وہ یعنی وید کی عبارت بہت ہی گری ہوئی نہ ہوتی تو ہم ضرور یہاں نقل کرکے منصف مزاج ناظرین سے انصاف طلب کرتے مگر افسوس کہ ہمارا ایسا کرنا ہی ناممکن اور محال ہے - ہاں ہندی بھاشا جاننے والے احباب اصل کتاب دیکھکر ہمارے بیان کی تصدیق اور مہاشہ صاحب کے قول کی تکذیب ضرور کرینگے - الزاماً آیت کا حوالہ دیا ہے - اُسکا حل پہلے ہی ہم کر چکے ہیں وہاں دیکھ لیں -

آٹھواں سوال "آریہ سماج کے جناب سوامی جی قرآن پاک کے اِن الفاظ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوسۃ تکم تضرعًا وخفیۃ کا ترجمہ
ارو پروردگار کو عاجزی سے پکار کے یا اعتراض
رتے ہیں کہ

"کیا تمہارا خدا بہرہ ہے جو پکارنے سے سنتا ہے
یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اس سے
قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہو سکتا ہے (ستیارتھ
اردو صفحہ ۵۹۰ وغیرہ)

اسپر ہمنے بتلایا تھا کہ جس کتاب میں ایسا لکھا
ہو۔ کہ خدا کو عاجزی سے پکارو۔ وہ بقول سوامی
دیانند خدائی یعنی الہامی نہیں ہو سکتی۔ تو اس طور
کے الفاظ ویدوں میں موجود ہیں وہ بھی سوامی جی کے
فیصلہ کے ماتحت الہامی نہ رہے۔

جیسا کہ یجروید ۲۷/۴۰ کا حوالہ پیش کیا گیا جس میں بادل
کی گرج کی طرح پکارنے کا خدا کے حضور ثبوت ملتا
ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔ کہ "برسنے والے
بادل کی طرح حمد و ثنا کرنے والے کی حمد ثنا سے
بہت بڑی طاقت کے ساتھ روشن ہوتا ہے۔
اس الیشور کو جان گرا الخ وغیرہ۔ اسپر مہاشہ صاحب
یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ اس عمدہ عبارت میں جلاً
جلاً کر پکارنے کا ذکر نہیں ہم کہتے ہیں کہ قرآن
شریف میں جلاً جلاً کر پکارنا مذکورہ بالا آیت
مبارکہ سے کہاں نکلا۔ عاجزی سے پکارنے سے
جلاً جلاً کر پکارنا کیسے سمجھ لیا گیا۔ حالانکہ وید مقدس
بادل کی طرح حمد و ثنا کی تعلیم دیتا ہے۔ ہاں اگر
اس وید منتر سے تسکین نہ ہو تو اور لیجئے پھر وید
کے الہامی ہونے سے بحکم سوامی ہاتھ دھو بیٹھیے۔

(۱) صرف اردو ترجمہ

"قابل تعریف و توصیف الیشور! ان آپکو سب ہی
لوگ جلدی پکارتا ہے + ہے سامان دولت و راحت
کے۔ داتا تو سو آپ اس دنیا میں ہمارے اگرامی (رہبر)
ہو جیئے" دیانندی تفسیر ہندی یجروید جلد دوم
صفحہ ۱۱۳۱ ادھیائے ۳۴ منتر ۳۸۔

مہاشہ صاحب! اب بتلائیے کیا صاف
منتر ہے۔ اور لیجئے۔

(۲) مشہور سماجی فاضل پنڈت راجارام جی
اپنی کتاب ویدا پدیش صفحہ ۶۶ پر ایک منتر کا
حسب ذیل ارتھ (ترجمہ) کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

"ہے ورون (پرمیشور) میری اس پکار کو سن
آج میرے اوپر رحم کر تیری مدد چاہتے ہوئے
میں نے تجھکو پکارا ہے"

اور بھی ایک منتر رگوید کا پیش خدمت ہے تسلی
کر لیں

"اے پرماتما تو ساری دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند ہے
تو زمین و آسمان پر حکمرانی کرتا ہے ہماری پکار کو سن"
بحوالہ رگوید ۲۵/۲ منقول از کتاب تین ہستان صفحہ ۱۸

ایسے اور بہت سے حوالہ جات ہمارے پاس خدا
کے فضل و کرم سے موجود ہیں۔ جنسے "پکارنے"
کا بیان صاف طور سے ملتا ہے۔ مگر ایک حق پسند
محقق کے لیے یہ بھی کافی سے وافی ہیں اگر
مہاشہ صاحب کے دل میں سچائی قبول
کرنے کی کچھ بھی تڑپ ہو گی تو ضرور انکو دیکھ کر
اور سوامی کا فتویٰ (کہ جس کتاب میں ایسی بیان ہوں
وہ خدا کی کلام نہیں) کو آگے رکھ کے ویدوں کے
الہامی ہونے کا صاف طور سے انکار کر کے اپنے
آپکو سچائی و صداقت کا دلدادہ و والہ و شیدا ثابت
کرینگے۔

مہاشہ نے ہمارے اعتراضات پر جو کچھ
لکھا ہمنے یہاں اسکی مختصر طور سے حقیقت ظاہر
کر دی۔ اب بھی اگر مہاشہ جی مزید لکھنے کی تمنا
ظاہر کرینگے تو ہم بھی ان کی خدمت کرنے کو تیار
ہو جائینگے۔ کیا اچھا ہو کہ پنڈت مہاشے ہمارے
ان اعتراضات کو بھی صاف کرنے کی کوشش
فرماویں جو تشحیذ الاذہان کے پہلے کئی
نمبروں میں شائع ہو چکے ہیں جنکے جواب کا
آجتک کسی سماجی پرمش کو حوصلہ نہیں ہوا۔ ہاں اگر
آنجناب اتنا حوصلہ نہ کر سکیں (جو یقینی ہے)
تو دیگر مہاودیالہ کے متعلمین و متعلمین کو اس کام میں
شریک کر کے ویدوں کی پوزیشن کو برقرار کرنے کی
کوشش فرماویں (باقی پھر کبھی) خاکسار فضل حسین احمدی

ترانۂ شوق

کچھ مہینے گذرتے ہیں ایک نظم کوئی پچھلے
مجھے قادیان۔ کوئی لے چلے مجھے قادیاں
جالندھر کی طرف سے ایک کارڈ پر لکھی ہوئی
آئی۔ لکھنے والے صاحب کا نام تو نہ معلوم
ہو سکا مگر وہ نظم اپنا کام کر گئی جس
مجلس میں پڑھی جائے۔ ایک خاص اثر پیدا
کرتی ہے اور یہی نظم کا مقصود ہوتا ہے
یہ چند جذبات بھی اسی دل اشتیاق منزل کے
ہیں۔ ان میں قوافی وغیرہ کی پابندی نہیں
لیکن جس سوز و گداز سے لکھے گئے ہیں وہ
قابل قدر ہے۔

لب پہ آئی ہے دعا بن کے تمنا میری
جان محمود پہ قربان ہو مولےٰ میری
علم و عرفاں کے چھوٹے ہیں ہزاروں چشمے
اک نظر کر گئے کھلے چشم بصیرت میری
سن رسیدہ ہوں اُدھر اور ہوں لاکھوں ایم اے
ایک کمسن پہ ہی آئی ہے طبیعت میری
غرق ہوں چاہ معاصی میں پیارے یوسف
پانی پانی کیئے دیتی ہے ندامت میری
چین آئے نہ مجھے تیرے سوا رب ودود
زندگی وقف ہو اسلام کی خاطر میری
ہر گلی کوچے میں احمدؑ کی منادی کر دوں
شور عالم میں پڑے سن کے صدائیں میری
ملک ایران میں کابل میں عرب میں پیارے
نئی دنیا میں بھی گونجے یہی دعوت میری
نام روشن ہو مسیحا کا زمانہ دیکھے۔
بادشاہوں تک اُٹھیں کر نیکو عزت میری
موت ہو دینِ محمدؐ پہ خدایا میری
بخشیو ہمکو یہی بس ہے تمنا میری

احمدی دوکانداری یا پیشہ ورانہ اشتہار ہے۔ خواہش مند حضرات طبیعت غریب

ضرورت نکاح!

ایک احمدی عمر ۲۰ سال پیشہ لوہاری
روزانہ آمدنی ایکروپیہ پابند نماز روزہ

تضمین از حکیم اللہ حبیب الرحمٰن صاحب طبیالوی

خوابِ غفلت سے جو سر اپنا اُٹھایا ہم نے
مختلف رسموں میں دیں اپنے کو پایا ہم نے

دل جو غیروں میں پھنسا تھا وہ چھوڑایا ہم نے
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خود جو مفلس ہو وہ کیا شوکتِ شاں دکھلائے
پھول و پھل کیسے بھلا باد خزاں دکھلائے

اور جو گونگا ہو وہ کیا اپنا بیاں دکھلائے
کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے

یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

وید کو دیکھا تو توحید کا مذکور نہ تھا
حق پرستی سے کوئی خانہ بھی معمور نہ تھا

عیسویت میں بھی اس وضع کا دستور نہ تھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا

کوئی دکھلائے مگر حق کو چھپایا ہم نے

چھوڑ کر حق کو جو باطل کی طرف جاؤ گے
گر نہ مانو گے میری بات تو پچھتاؤ گے

ٹھوکریں پل پہ اندھیرے میں بہت کھاؤ گے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے۔

تو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

اسکو آتا ہے یقیں جسنے کہ مر کے دیکھا
غیر قوموں کو اِدھر کے نہ اُدھر کے دیکھا

میل سے نفس نگوں سر کے گذر کے دیکھا
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا

نور ہی نور سنو دیکھو سنایا ہم نے

گذرے ایام اسی وعظ کی دھن میں رہتے
بارہا آنکھوں سے اس غم میں ہیں آنسو بہتے

موت عیسیٰ کے لیے گالیاں سنتے سہتے
تھک گئے ہنتو انھیں باتوں کو کہتے کہتے

ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

طرزِ اسلام سے سوتوں کو جگایا ہر چند
اپنے آنے کا جو مقصد ہے جتایا ہر چند

وعظ آیات و احادیث سنایا ہر چند
آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

طلب زر میں تو دن رات یہ سب روتے ہیں
بانگ دیتے پہ بھی بیدار نہیں ہوتے ہیں

دولتِ دیں کو مگر ہاتھوں سے یوں کھوتے ہیں
یوں ہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں

یہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

آگ سلگائی ہے کس بات نے بیدینوں میں
دیکھی اسلام کی الفت جو بہت سینوں میں

کام جو ہم نے کئے سب ہیں وہ آئینوں میں
جل رہے ہیں ابھی بعضوں میں اور کینوں میں

باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

نورِ توحید کا ایک شور ہے اس عاجز میں
نورِ فرقان کا بھی دور ہے اس عاجز میں

نورِ احمد کا بڑا طور ہے اس عاجز میں
آج اُن نوروں کا ایک زور ہے اس عاجز میں

دلکو اُن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

دل میں پیدا ہوئی نفرت ہی تو نگری ہمیں
اُس نے مخمور کیا بادۂ اطہر سے ہمیں

رابطہ جب سے بڑھا ساقیٔ کوثر سے ہمیں
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں

ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

اُسکے مونھ کی ہوئی جب، روز سے محبوالفت
نورِ ایماں ملا دین کی پائی دولت

بخدا جاتی رہی سب میری دل کی کلفت
مصطفےٰ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت

جس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

جانتے مجھکو نہیں یہ نہ خواص اور نہ عوام
دیں کی خدمت کے سوا کوئی نہیں میرا کام

بادۂ الفتِ احمد سے ہے لبریز یہ جام
ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جانکو مدام

دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

دل شیدائی کو بھایا نہ کوئی عالم میں
میں نے اسطرح کا پایا نہ کوئی عالم میں

میری آنکھوں میں سمایا نہ کوئی عالم میں
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں

لاجرم غیروں سے دل اپنا چھوڑایا ہم نے

جب سے شیدائی ہوئے احمد مختار کے ہم
رکھگئے پھر نہیں ہر کوچۂ بازار کے ہم

چبھتے ہیں دل میں ہر ایک کافر و غدار کے ہم
مورِ دتر ہوئے آنکھوں میں اغیار کے ہم

جب سے عشق اسکا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

دردِ دل کس سے بیاں ہم کریں صد واویلا
گالیاں دینے لگا جسنے پڑھایا کہ سنا

صبر وا یکم میں یہ سب قاضی و مفتی ملا
نہ سمجھیں اُنکے مسیحائی کا دعویٰ میرا

افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

آہ کس مونھ سے یہ بطال ہمیں کہتے ہیں
کہتے جائیں جو یہ جہال ہمیں کہتے ہیں

کھاتے ہیں لوگوں کے خود مال ہمیں کہتے ہیں
کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں

نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

مشرکو! بات کوئی سچ تو ذرا ڈھونڈ کے کہو
کینہ و بغض سے جو چاہتے ہو کہتے ہو

یونہی بیفائدہ بیقاعدہ باتیں نہ بکو
گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں نادانوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیض گھٹایا ہم نے

تیرے احسان مجھ پہ یاد ہیں سارے احمدؐ
دین و دنیا میں ہو تم میرے سہارے احمدؐ

میں فدا تجھپہ میرے عرش کے تارے احمدؐ
تیرے مونھ ہی کی قسم اے میرے پیارے احمدؐ

تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیرے احسان کا ہے شکوہ میرا ہر ذرّہ
ہے تیرے فیض سے مسرور میرا ہر ذرّہ

ہے تیرے نور سے پرنور میرا ہر ذرّہ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرّہ

اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

کیا زبردست ہے دیکھو میرے مولیٰ کا جلال
نہ کوئی ہاتھ میں تلوار تھی نیزہ تھا نہ ڈھال

میری امداد کا جسوقت ہوا اُسکو خیال
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بدقت پامال

سیف کا کام قلم ہی سے دکھایا ہم نے

میرے پیارے تیرے قدموں پہ کروں سر کو نثار
نور نے تیری عجب مجھکو دکھائی بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے میرے نہ ٹھہرا کوئی کافر مکار | نور دکھلا کے تیرا سبکو کیا لزم و خوار
سب کا دل آتش سوزاں سے جلایا ہم نے

فخر کو شان کو شوکت کو گرایا ہم نے | بغض کو کینہ کو غصہ کو جلایا ہم نے
جہل کو کبر کو نخوت کو دبایا ہم نے | نقش ہستی تیری الفت میں مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تیری راہ میں اُڑایا ہم نے

اس زمانہ میں نہ دانا کوئی عالم دیکھا | نیک جس شخص کو سمجھا اُسے ظالم دیکھا
یا محمد نہ کوئی آپ سا سالم دیکھا | تیرا مے خانہ جو ایک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم مونھ سے بصد حرص لگایا ہم نے

بہتری تیری فضائل میں نظر آتی ہے | مہتری تیرے قبائل میں نظر آتی ہے
عمدگی تیری خصائل میں نظر آتی ہے | شان حق تیری شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے ہی سے اس ذات کو پایا ہم نے

تیرے اوصاف بیاں کیا کروں اے نیک صفات | کسقدر فیض رساں ہے میرے آقا تیری ذات
مشکلیں ہوتی ہیں حل ٹلتی ہیں سر سے آفات | چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لا کے جرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

کس سے جا کر میں شکایت کروں تنہائی کی | کس مصیبت میں ہے جاں اس تیرے شیدائی کی
مجھکو پرواہ نہیں کچھ ذلت و رسوائی کی | دلبرا مجھکو قسم ہے تیری یکتائی کی۔
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

سامنے آئے تماثیل کے اور دیر دل کے نقش | جبیں گذرا کیے گو شام و سحر سیر و نکے نقش
تیرے ملنے سے اوڑھی پرتو کے اوطیر ذکے نقش | بجھ اٹھے سب دل سے میرے غیر کے نقش
جب سے نقش اُسکا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

باغ فردوس کا اور حور کا جلوہ دیکھا | قدرت قادر غیور کا جلوہ دیکھا
سینے موسیٰ کی طرح طور کا جلوہ دیکھا | دیکھکر تجھکو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم پہ ہیں سارے کرم تجھسے ہی اے خیر رسل | دو سب اپنے ہیں غم تجھسے ہی اے خیر رسل
بلکہ زندہ ہوئے ہم تجھسے ہی اے خیر رسل | ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

یا محمد تمھیں وہ حق نے ہے بخشا اکرام | مرہون ہیں تیرے احسانوں کے سب خاص و عام
پڑھتے ہیں تجھپہ لائک بھی درود اور سلام | آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

ظالموں نے بھی مظالم میں ہے پائی معراج | ستم و جور کا ہر وقت ہے دریا موّاج
مفتی و قاضی و ملاّ کا ہے دنیا میں راج | قوم کے ظلم سے تنگ آکے ترے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری

تعریف تیری کرنے کے قابل زباں نہیں | تجھسا کوئی کریم نہیں مہرباں نہیں
کر سکتے حمد ہم تیری اے جان جاں نہیں | ہمسا کوئی ذلیل نہیں ناتواں نہیں
ہر ایک ذرہ نور سے معمور ہے ترے | موجود ہر جگہ ہے تو تجلا کہاں نہیں
علاّم ہے خبیر ہے دانائے راز ہے | وہ شے ہے کونسی کہ جو تجھپر عیاں نہیں
جب دوست ہی تو اپنا تو دشمن نہیں کوئی | نامہرباں ہو تو۔ تو کوئی مہرباں نہیں
سبکو تری طلب میں ہے ہر اک کو جستجو | مطلوب کسکا تو اے خدائے جہاں نہیں
کی ہیں خدا نے نعمتیں ہر قسم کی عطاء | وہ چیز کونسی ہے جو موجود یاں نہیں
اعمال صالحہ میں گذار اپنا وقت سب | کچھ اعتبار عمر کا اے نوجواں نہیں
کوشش کرے گا نیکی کی تو پائیگا جزا | محنت کسیکی کرتا خدا رائیگاں نہیں
پیچھے پڑا ہے کس لیے کیا جانتا نہیں | دینے کو تجھ سے ہم کبھی ای آسماں نہیں

کس بات پر گھمنڈ ہے غرّا ہے کس لیئے
حافظ جہاں میں تجھسا کوئی ناتواں نہیں

حافظ سلیم احمد خاں ٹاوی

سامان سکول ہائی و فاتر کے لئے احمدیوں کا

اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکول یا دفاتر میں دست رس رکھتے ہوں۔
اطلاع دی جاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل ہر قسم کا سامان بنکر تیار رہتا ہے۔

(۱) سنگل ڈیسک
(۲) ڈبل ڈیسک
(۳) ٹیچر ڈیسک
(۴) اسٹول
(۵) لیکچر گیلری
(۶) سائنس ٹیبل
(۷) سائنس الماری
(۸) میپ ریک
(۹) ایوارنگ ریک شلیف
(۱۰) میپ سٹینڈ۔
(۱۱) بال فسٹوم
(۱۲) فائل باسکٹ

بوقت ضرورت طلب فرمادیں

ایم نسیف احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورکس جموں توی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر ایم قاسم علی پروپرائٹر نے فاروق منزل سے شائع کیا)